بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

Regd No. L.
cccXXXVIII

الیس اللہ بکاف عبدہ ۔ مرزا غلام احمدؐ

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر ایں صد

(للعہ) (پیشگی چار روپے)

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۱۰

نمبر ۳۴

مؤرخہ ۲۸ شعبان ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ اگست ۱۹۱۱ء مطابق ۹ بھادون ۱۹۶۸ سمت

بھائیو! گر قادیاں آؤ گے تم

ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نور دین مصطفٰے پاؤ گے تم

رمضان شریف میں اخبار نہیں نکلیگا

بہ سبب بعض وجوہات کے جنکے اظہار کی سردست ضرورت نہیں اخبار بدر ماہ رمضان میں نہیں چھپ سکیگا۔ اگلا پرچہ ۵ اکتوبر ۱۹۱۱ء کو انشاء اللہ تعالےٰ شایع ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح

کی صحت بفضلہ تعالےٰ روز بروز ترقی پر ہے۔ ہر صبح قرآن شریف کا درس دیتے ہیں۔ مگر ہنوز بہ سبب ضعف تحریر اور مطالعہ کا کام بہت کم کر سکتے ہیں۔

رخصت جمعہ

کے میموریل کے متعلق ہر جگہ کی اسلامی انجمنیں اور اخبارات تائید کر رہے ہیں۔ مگر یہ کام اب آل انڈیا مسلم لیگ کرے گی۔

امرتسر

امرتسر میں جناب خواجہ صاحب کے دو لیکچر باوجود غیر احمدیوں کی مخالفت کے بہت کامیابی کے ساتھ ہوئے۔ افسوس ہے کہ ہمیں جو دشمن ملے وہ بھی نادان دشمن ہیں۔ خواجہ صاحب کے کئی لیکچر سن چکے ہیں۔ اور دیکھ چکے ہیں کہ اسلام کی تائید میں اُن سے بہتر بولنے والا ان میں کوئی نہیں۔ پھر ان کے لیکچر تائید اسلام میں خارج ہوتے ہیں۔ اور دعوٰے کرتے ہیں کہ ہم اہل اسلام ہیں۔ انصاف!!!

اڈیٹر

جیسا کہ پہلے اطلاع دیجا چکی ہے۔ مفتی محمد صادق صاحب سفر کنیاہ میں ہیں +

جواب خط جو صاحب چاہتے ہیں۔ وہ واپسی کارڈ یا واپسی لفافہ بھیجا کریں۔

رسالہ کفارہ

جو مفت تقسیم کرنیکے واسطے ایک ہزار چھاپا گیا تھا۔ اب تقسیم ہو چکا ہے۔ اب پہلے اڈیشن کے چند نسخے برائے فروخت موجود ہیں۔ جن صاحبان کو مطلوب ہوں منگوا سکتے ہیں۔ قیمت ۲ر فی نسخہ

بدر بک ڈپو

پچھلا حساب پڑتال کرنیکی خاطر ایک ماہ بند رہے گا۔ اس واسطے کتابوں کے آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

تنائی ہزرہ درائی

اس رسالہ میں اہلحدیث کے اس کورس کو دکھایا گیا ہے۔ جو انہوں نے باایں ہمہ ادعائے اتباع سنت اس زمانہ کے برگزیدہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ اور اس کی پاک جماعت کی شان میں بطور نصاب تعلیم تیار کیا ہے۔ میر قاسم علی صاحب کو خدا جزائے خیر بخشے۔ جو بات کہتے ہیں۔ ابن حزم جو کی تحریر سے اس پر دلیل بھی لاتے ہیں۔ وہ دلیل ایسے کھلے الفاظ میں دی ہے کہ سوائے تسلیم کے چارہ نہیں رہتا۔ اس رسالہ کے مطالعہ سے یہ بھی واضح ہو جائیگی کہ میر صاحب جو بظاہر سختی کرتے ہیں وہ

کلوخ انداز را پاداش سنگ است۔

کے اصل پر ہے۔ اور قرآن مجید کی آیت فمن اعتدیٰ علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدیٰ علیکم اور حضرت اقدس کے اس شعر کی تصدیق ہے ؎

یہ گماں مت کر کہ تیری بدزبانی ہے معاف
قرض ہے واپس ملیگا تجھ کو یہ سارا اُدھار

مجم ۷۲ صفحہ لکھوائی چھپوائی عمدہ قیمت صرف ۲ر
ایم۔ قاسم علی ایڈیٹر الحق۔ تراہا بیرم کا سے طلب کرو +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا !	مصطفےٰ ما را امام و پیشوا !
اندریں آمدہ از مادریم	ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست	بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام	دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن	جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام	ہر نبوت را بروشد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست	زو شدہ سیراب سیر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود	آں نہ از خود از ہماں جائے بود

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بغیر ضمیمہ عہ ۔ معہ ضمیمہ درس قرآن مجید للعہ ۔ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار نہیں جاری ہو سکتا خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر چار ہفتہ تک رسید زر نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے (تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے)

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

کلام امیر

۳۰ جولائی ۱۹۱۱ء

فرمایا:۔ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ اَنْزَلْنٰهُ یہ نصاریٰ کا ذکر ہے۔

ایک بزرگ نے کسی کے ہاتھ میں خلاف شرع کوئی چیز دیکھی بزرگ نے اس سے وہ چیز لیکر توڑ دی۔ وہ کسی رئیس کا مصاحب تھا اس کے آگے ذکر کیا۔ اس نے اس بزرگ کو بلایا۔ اور ویسی چیز اپنے ہاتھ میں لیکر پوچھا پوچھا۔ کہ ایسی ہی چیز آپ نے کسی اور کے ہاتھ میں دیکھی تھی۔ کہا ہاں۔ پوچھا پھر کہا۔ اس سے میں قوی تھا لیکر توڑ دی۔ اب آپ کے مقابلہ کی مجھ میں طاقت نہیں۔ اس لئے دل سے بُرا مانتا ہوں رئیس نے کہا پھر ہمارا کیا علاج اس پر کہا کہ آپ کے متعلق ایک آیت قرآن مجید میں ہے وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا۔ غرض یہ ساز و سامان دنیوی یہ شان و شوکت ایک دن فنا ہونے والا ہے اس پر گھمنڈ نہیں چاہیئے۔ فرمایا شفق کے معنے ہیں ڈر نیو الا اور ڈرنیوالا کے ہندوستان میں اور معنے لئے جاتے ہیں۔

۲۔ اگست ۱۹۱۱ء

فرمایا:۔ غیر مذاہب کے مقابل میں تم بڑی جرأت و صفائی سے کہہ دو کہ اسلام نے خدا کی مخلوق کے ابتداء کا کوئی زمانہ مقرر نہیں کیا۔ کوئی حدبندی نہیں فرمائی۔

وہ ازل سے خالق ہے۔

فرمایا:۔ آگ کو لڑائی سے عجیب تعلق ہے۔ پہلے جب لڑائی کے مشورہ کے لئے دعوت ہوتی تھی تو بھی آگ ہی جلائی جاتی تھی۔ پھر بہادر پر الاؤ یہ بھی آگ ہی ہے۔ تیر و تلوار کو درست کرنے کے لئے بھی آگ ہی چاہیئے۔ پھر بندوق توپ یہ سب آگ ہی ہیں۔

فرمایا:۔ خود رائی خود پسندی مسلمانوں میں بہت بڑھ گئی ہے وہ کسی سے مشورہ ہی نہیں کرتے۔ اور اپنے مخالف رائے سننے کی تاب ہی نہیں رکھتے یہ سستی۔ کاہلی باہمی رنجشیں سعد بڑھ گئی ہیں کہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

فرمایا:۔ جیسا مجھے ایک اور ایک دو پر یقین ہے اسی طرح مجھے اس بات پر یقین ہے کہ یاجوج ماجوج وہ قومیں ہیں جو کشمیر ایران۔ بخارا کے شمال میں ہیں۔ چین کی دیوار یورال کی آرمینا اور آذر بائجان کے درمیان کی دیوار اُن قوموں کے حملوں کے روکنے کیلئے بنائی گئی۔

فرمایا:۔ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا میں سبب کے تین معنے ہیں (۱) علم (۲) پہاڑ کے رستے (۳) مناظرہ۔

۳۔ اگست ۱۹۱۱ء

فرمایا:۔ كٓهٰيٰعٓصٓ میں اسماء الٰہی کیطرف اشارہ ہے۔ کبیر للمتعال۔ کافی۔ ہادی۔ یجیر ولا یجار علیہ۔ عالم عزیز۔ صادق۔ اگر صحابہ رض و تابعین ان کے معنے نہ کرتے تو میں کبھی نہ کرتا۔ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ

فرمایا:۔ اولاد کی خواہش بھی کئی وجوہ سے ہوتی ہے۔ بعض عورتیں بانجھ کہلانا پسند نہیں کرتیں (۲) شریکوں کا مال قبضے میں آجائے۔ (۳) ہمارے مال و اسباب کا کوئی وارث ہو (۴) ہمارا نام رکھنے والا کوئی ہو۔ انبیاء کو بھی اس بارہ میں خواہش ہوتی ہے۔ مگر اس لئے کہ کوئی سچے علوم اور نیکیوں کا وارث ہو۔

فرمایا:۔ مجکو بھی خداتعالےٰ نے ایسی عمر میں اولاد دی ہے کہ جبکہ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا کا زمانہ ہے اور میں خدا کے فضل پر امید رکھتا ہوں کہ میری اولاد اچھی ہوگی!

فرمایا:۔ یہ نسخہ بہت مجرب ہے اور اب بھی نشان ہے کلام نہ کرے اور ذکر الٰہی میں شاغل رہنے سے قوت بڑھ جاتی ہے۔

شیعوں میں تسبیح فاطمہ مشہور ہے۔ اور سنی بھی سنتے ہیں حضرت خاتون جنت نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا کہ مجھے دو تکلیفیں ہیں۔ ایک چکی پیسنی پڑتی ہے دوم پانی کا مشکیزہ بھی خود ہی لانا پڑتا ہے۔ اور اپنے ہاتھ دکھائے۔ اور لونڈی کی التجا کی۔ آپ نے فرمایا کہ میں تجھے اس سے بہتر شے بتلاتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۳ بار۔ اللہ اکبر ۳۳ بار اور اس کے بعد لا الہ الا اللہ پڑھ لیا جاوے۔ اور سونے کے وقت بھی۔ جن لوگوں کا میں معتقد ہوں۔ ان میں سے ایک نے لکھا ہے کہ اس میں سِر یہ تھا کہ ذکر اللہ سے ضعف گھٹ جائیگا اور پھر یہ شکایت پیدا نہ ہوگی۔

فرمایا:۔ مومن کی خلوت گاہ شیطان سے لڑائی کرنیکا ذریعہ ہے اس لئے اسے محراب کہتے ہیں۔

۵۔ اگست ۱۹۱۱ء

سورہ مریم رکوع ۲ کا درس دیتے ہوئے فرمایا:۔ پہلے حضرت ذکریا کی دعاوں کا ذکر کیا۔ پھر مریم کا۔ کہ کسطرح مشکلات کے بعد اللہ تعالےٰ نے انہیں آسانیاں دیں۔ اسی طرح رسول کریم کو تسلی دیتا ہے۔ کہ دین اسلام ان مشکلات سے نکل جائیگا۔ مومن کو چاہیئے کہ اللہ پر بڑی بڑی امیدیں رکھیں۔ فرمایا مکانًا شرقیًا کے معنے ہیں فراخ مکان جس میں دھوپ ہوا خوب لگے۔ کوئی نام تجویز کرنا غلط بات ہے۔

فرمایا:۔ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا۔ موت کی دعا منع ہے۔ اس کے معنے ہیں۔ میں بے ہوش ہو گئی ہوتی۔ فرمایا:۔ تَحْتَكِ سَرِيًّا یعنے تیرے نیچے ایک سردار ہے۔

فرمایا۔ قرآن مجید کوئی تاریخ کی کتاب نہیں کہ مسلسل واقعات کا ذکر کرے جیسے پیچھے اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ اسْمُهٗ يَحْيٰى کے بعد يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ فرما دیا اور درمیانی واقعات کا ذکر نہیں فرمایا۔ ایسا ہی یہاں فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا فرما دیا۔ اور یہاں مصر سے واپس آنیکا ذکر ہے تَحْمِلُهٗ کے یہ معنے نہیں کہ گود میں اُٹھائے لائی۔ بلکہ سوار کر کے لائی۔ دوسرے مقام پر یہ محاورہ قرآن مجید میں موجود ہے وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَاۤ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ اب اس کے یہ معنے تو نہیں کہ ان لوگوں نے درخواست کی کہ نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) ہمیں اپنی گود میں اٹھالیں۔ بلکہ سواری مہیا کرنے کے معنے ہیں۔

فرمایا جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا۔ سے مراد عجیب امر لائی ہو۔ اور کیوں ایسا نہ ہو (وہ کہتے ہیں) تیری ماں بھی نیک پارسا تھی۔ تیرا باپ بھی اچھا آدمی تھا۔ اچھوں کے بچے اچھے ہوتے ہیں۔ اخت ہارون اس لئے فرمایا کہ وہ ہارون کی قوم میں سے تھیں۔ جیسے قریش۔ راجپوت۔

فرمایا:۔ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا۔ حقارت سے ان لوگوں نے کہا کہ یہ توکل کا لونڈا ہے اس سے کیا بات کریں اِس کے دودھ کے دانت ہیں۔

اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا۔ اس بات پر قرینہ ہے کہ آپ اس وقت بچے نہ تھے۔

اختلاف سے بچو

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ:۔ پر فرمایا:۔ مگر تم میں اگر اس قسم کی بحثیں ہوں۔ کہ خلیفہ اور فلان کے کیا تعلقات ہیں اور پھر اس پر فیصلہ کرنے لگ جاؤ تو مجھے سخت رنج ہوتا ہے۔ تم مجھے خلیفۃ المسیح کہتے ہو۔ میں تو اس خطاب پر کبھی پھولا نہیں۔ بلکہ اپنی قلم سے کبھی لکھا بھی نہیں۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں اس بیہودہ بحثیں کرنیوالے لوگوں کو اپنی جماعت میں نہیں سمجھتا میں تمام جماعت کے

لئے دعا کرتا ہوں۔ مگر ایسے لوگوں کے لئے دعا بھی پسند نہیں کرتا۔ ان کو کیا حق ہے کہ تفرقہ اندازی کی باتیں کریں۔ آگ پہلے دیا سلائی سے پیدا ہوتی ہے۔ مگر آخر کار گھر پھر محلہ پھر شہر کے شہر جلا دیتی ہے۔ ایسے لوگ اگر میری مدد کے خیال سے ایسا کرتے ہیں تو سن رکھیں کہ میں ان کی مدد پر تھوکتا بھی نہیں۔ اگر مخالفت میں کرتے ہیں تو وہ خدا سے جا کر کہیں جسنے مجھے خلیفہ بنایا۔ سنو! میرا صدیق اکبر کی نسبت یہی عقیدہ ہے۔ کہ سقیفہ بنی ساعدہ نے خلیفہ نہیں بنایا۔ نہ اس وقت جب ممبر پر لوگوں نے بیعت کی نہ اجماع نے ان کو خلیفہ بنایا۔ بلکہ خدا نے بنایا۔ خدا نے چار جگہ قرآن میں خلافت کا ذکر کیا ہے اور چاروں جگہ اپنی طرف اس کی نسبت کی ہے۔ حضرت آدم کے بارے میں فرمایا انی جاعل فی الارض خلیفہ پھر حضرت داؤد کی نسبت ارشاد کیا یاداؤد انا جعلنٰک خلیفۃ فی الارض۔ پھر صحابہ کرام کے لئے فرمایا لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم۔ اور پھر سب کے لئے فرمایا فجعلنٰکم خلائف فی الارض۔ پس میں بھی خلیفہ ہوا۔ تو مجھے خدا نے بنایا۔ اور اللہ کے فضل ہی سے ہوا۔ جو کچھ ہوا اور اسکی طاقت بغیر انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ دیکھو! میرا یہ زخم ناسور کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ دس ڈاکٹروں نے اس پر زور مارا مگر کچھ بھی نہ کر سکے میں نے خود خطرناک سے خطرناک ناسوروں کا علاج صرف دوائی کھلا کر کیا ہے۔ اور مجھے پورا یقین تھا۔ کہ ناسور اچھا ہو سکتا ہے۔ ہاں وہ ناسور دقت طلب ہے جو مقعد کے قریب ہو۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا۔ تا تم جانو! کہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ تمہیں چاہیئے دنیا کماتے۔ آپ کھاتے۔ بیوی بچوں کو کھلاتے اس سے بچتا تو دوسرے کے نفع اور مخلوق کی شفقت پر خرچ کرتے۔ پھر اس سے وقت بچے تو الحمد پڑھو لا حول پڑھو۔ استغفار کرو۔ درود پڑھو۔ لا الہ الا اللہ کا ذکر کرو۔ تمہارے پاس ان لغو کاموں اور باتوں کے لئے وقت کہاں سے آگیا۔ اپنے اخلاق کی کمزوریوں کی اصلاح کرو۔ گندی گالیاں تمہارے منہ سے نہ نکلیں۔ تم میں طمع و حرص نہ ہو۔ تجارت میں حساب و کتاب رکھو۔ ملازمت میں فرض منصبی کو ایمانداری سے ادا کرو۔

ایک اور بحث بھی ہے۔ کہ مسیح بے باپ تھا۔ تا نہیں! میں کہتا ہوں۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر کا باپ بتایا نہیں۔ شریعت نے ہمیں اس بات پر مامور نہیں کیا۔ کہ ہم پیغمبروں کے ماں باپوں اور بہن بھائیوں کی تحقیق کرتے پھریں۔ یہ باتیں تمہاری روحانیت میں داخل نہیں۔ ہم نے آج جو کچھ سمجھایا وہ درد دل سے سمجھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی سمجھ دے۔ اُسی کے قبضہ میں سب کے دل ہیں۔ تم شکر کرو۔ کہ ایک شخص کے ذریعہ تمہاری جماعت کا شیرازہ قایم ہے۔ اتفاق بڑی نعمت ہے۔ اور یہ مشکل سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ تم کو ایسا شخص دیدیا۔ جو شیرازہ وحدت قایم رکھے جاتا ہے وہ نہ تو جوان ہے اور نہ اس کے علوم میں اتنی وسعت جتنی اس زمانہ میں چاہیئے۔ لیکن خدا نے تو موسیٰ کے عصا سے جو بیجان لکڑی تھی اتنا بڑا کام لے لیا تھا۔ کہ فرعونیت کا قلع قمع ہو گیا۔ اور میں تو اللہ کے فضل سے انسان ہوں۔ پس کیا عجب ہے کہ خدا مجھ سے یہ کام لے لے۔ تم اختلافات اور تفرقہ اندازی سے بچو نکتہ چینی میں سے حد سے بڑھ جانا بڑا خطرناک ہے۔ اللہ سے ڈرو۔ اللہ کی توفیق سے سب کچھ ہوگا۔

۶۔ اگست سنہ ۱۹۱۱ء

فرمایا:۔ حضرت ابراہیم خدا کے بڑے پیارے بندوں میں تھے۔ اور اپنی ذات میں کمالات کے جامع تھے۔ ہمیں تو ان کے والد کا نام بھی کسی صحیح روایت سے معلوم نہیں۔ پھر بھی ان کی مقبولیت کا یہ حال ہے کہ تمام یوروپ۔ تمام امریکہ۔ تمام مسلمان تمام عرب یہود و مجوسی ان کی عظمت کے قایل ہیں۔ کوئی بڑا ہی بدبخت ہو جو منکر ہو۔

بعض اولیاء و انبیاء کو عجیب مقبولیت ہے۔ یہ بھی خدا کی ایک شان ہے۔

سید عبد القادر جیلانی رح کو برا کہنے والے بہت کم ہیں۔ ہاں رافضی ہوں تو ہوں۔

فرمایا:۔ سچ بولنا بڑا وصف ہے۔ یہ بڑا ہی کٹھن رستہ ہے۔ آٹھ پہر میں ہائیں اس کی طرف بھی غور کرو۔ کہ تم نے کہاں تک سچ بولا ہے۔ میں ایمان رکھتا ہوں کہ جس نے زبان پر قابو پایا اس نے بہت سے عیوب پر قابو پا لیا۔

فرمایا:۔ نبی کے معنے خدا سے خبر پا کر اطلاع دینے والا اور بہت ہی بڑائی والا۔

فرمایا:۔ جسقدر لوگ اپنے آرام کی فکر کرتے ہیں۔ اگر کچھ دیر اس بات میں بھی لگائیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے

فرمایا:۔ حضرت ابراہیم کے اب نے دو باتیں فرمائیں (۱) لارجمنک (۲) واھجرنی ملیا میں تجھے سخت سست کہوں گا۔ اور مجھ سے الگ ہو جا۔ چونکہ آپ نے خدا کے لئے ایسا کیا۔ اس لئے اللہ نے اس کے عوض میں وھبنا لہ اسحٰق و یعقوب فرمایا۔ یعنے حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب ایسے برگزیدہ بیٹے دیئے۔ اور سخت زبانی کے مقابل پر جعلنا لھم لسان صدق علیا فرمایا۔ یعنے انکا ذکر جمیل دنیا میں کر دیا۔

فرمایا:۔ مومن میں یہ تین وصف تو ضرور ہوں۔ امر بالمعروف ہو نہی عن المنکر۔ راستباز ہو۔

فرمایا دائیں ہاتھ سے نیک کام کرنے کا حکم ہے اس کے تین نام ہیں۔ سیدھا ہاتھ۔ راست۔ یمین۔ اسکا مطلب یہ ہے۔ کہ راستی سے لو اور راستی سے دو۔ سیدھے طور پر کام کرو۔ سیدھے طریق پر لو۔ یمن و برکت کے طریق پر لو۔ اور یمن و برکت کے طریق سے دو۔

فرمایا:۔ انسان کے لئے تنہائی کبھی یمن و برکت کا موجب نہیں ہوتی۔

فرمایا خَلْف برُے معنوں میں آتا ہے۔ اور خَلَف کا اطلاق اچھے پر ہوتا ہے۔

فرمایا حضرت جبرائیل سے ایک دفعہ حضرت نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) نے پوچھا تم ہر روز کیوں نہیں آتے۔ تو انہوں نے حسب حال یہ آیت پڑھ دی۔ ما نتنزل الا بامر ربک۔ اب بعض مفسرین نے اس کو یہ سمجھ کر کہ یہ خاص جبرائیل کے لئے ہی ہے۔ مشکلات میں پڑے ہیں۔ یہ طریق تفسیر ٹھیک نہیں۔ اس رکوع میں تو جنتیوں کا ذکر ہے۔ وہی کہتے ہیں کہ ہم جنت میں اللہ کے حکم سے ہی پہنچے ہیں۔

۷۔ اگست سنہ ۱۹۱۱ء

فرمایا:۔ جب انسان کی صحت ہو۔ اس کے پاس مال ہو۔ جتھا ہو۔ حسن ہو۔ کامیابی ہو۔ تو وہ خدا اور آخرت سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔

فرمایا:۔ تمام تعلیمات حقہ کا مجموعہ قرآن مجید ہے۔ اور ان تمام کی دلایل بھی اس میں موجود ہیں۔

فرمایا:۔ صحابہ رض تابعین۔ تبع تابعین نے جو مراتب پائے وہ سب قرآن مجید کے اتباع سے پائے۔

۸ - اگست ۱۹۱۱ء

فرمایا:- طٰہٰ عربی زبان اس شخص کو کہتے ہیں جس کو کسی بات کی دھن لگ رہی ہو - فرمایا:- عربی لٹریچر محبوبوں کے حسن و جمال - اپنے اظہار کمال - جتھے کی طاقت دشمن کی ہلاکت کی نسبت بہت کچھ پایا جاتا ہے - اللہ تعالےٰ کی کتاب میں اللہ کی عظمت اللہ کا جبروت اللہ کے عجائبات قدرت کا بیان ہوتا ہے -

فرمایا:- اللہ تعالےٰ دلوں کے بھید جانتا ہے - اور پھر مثلاً ایک سال بعد میرے دل میں جو خیال آنیوالا ہے اُسے بھی جانتا ہے - یعلم السر واخفی -

فرمایا:- قرآن میں اللہ کے لئے صفات کا لفظ کہیں نہیں آیا - اسماء ہی فرمایا -

فرمایا:- مومن کے معنے جس سے ہمدردی کیجائے اسی واسطے اس کے ساتھ ہمدردی کرنے والے کو آسیہ کہا گیا -

فرمایا:- امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو مخالفت و مقابلہ کا پیش آنا ضروری ہے اور تمام دنیا میں ایک جنگ ہے مچھلیوں کے حالات پڑھو - پرندوں پر نظر کرو - کس طرح ایک دوسرے کو شکار کرتے ہیں -

انسان کے پیٹ میں روٹی نہیں پہونچتی - جب تک کئی جنگیں نہ ہولیں -

حضرت موسیٰ کو آگ دکھائی گئی - جس میں یہ اشارہ تھا کہ جنگوں کے بغیر کامیابی نہ ہوگی -

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو رحمۃ للعالمین تھے جنہوں نے تیرہ برس تک بڑے ضبط و استقلال کے ساتھ صبر کیا - ان کو بھی ستایا گیا - کہ آپ کو جنگ کرنے پڑے گے -

۹ - اگست ۱۹۱۱ء

فرمایا:- اللہ تعالےٰ نے موسیٰ کے حق میں فرمایا - ہم تجھے کندن بناتے رہے فرمایا انبیاء کو بہت مجاہدات کرنے پڑتے ہیں - پہلے شاہزادگی حالت میں پرورش پائی - پھر بیابان میں ایک بزرگ کی بکریاں چرانے لگے - میرے ایک اُستاد تھے عبد القیوم - وہ فرمایا کرتے کہ پہاڑوں میں بکریاں چرانا بڑا مشکل کام ہے - مضبوط لٹھ رکھنا پڑتا ہے - جو شیر اور ریچھ کا مقابلہ بھی کرے پھر بکریوں کو بھی ہانکنا پڑتا ہے - گویا ایسا آدمی چاہیئے جو گرم بھی ہو اور نرم بھی

فرمایا:- نیک صحبت میں رہو - نیکوں کے پاس ضرور جایا کرو - رامپور میں جب میں پڑھتا تھا - تو ایک بزرگ شاہ جی عبد الرزاق تھے - اللھم اغفر لہ وارحمہ میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا - ایک دفعہ کچھ ایسا اتفاق ہوا (کوئی خاص سبب تو یاد نہیں) کہ میں کئی دن تک ان کے پاس نہ گیا - آپ نے فرمایا ! نور الدین کبھی قصاب کی دکان پر گئے ہو - عرض کیا کئی دفعہ دکان پر سے گذرا ہونگا -

مگر صوفیانہ باریک در باریک علوم آپ کے حصے میں ہیں - فرمایا دو چھریاں کام لینے سے کند ہو جاتی ہیں - تو قصاب تھوڑی تھوڑی دیر بعد ان کو آپس میں رگڑ لیتا ہے تاکہ تیز ہو جایئں - اسی طرح صحبت نیک اپنا اثر رکھتی ہے - کوئی ان لوگوں کی صحبت میں سچی نیازمندی کے ساتھ رہے - تو اللہ کے ساتھ تعلق بڑھ جاتا ہے

فرمایا:- اللہ تعالےٰ نے " قولا لینا " ارشاد کرکے حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو ہدایت فرمائی کہ فرعون کے ساتھ نرمی سے گفتگو کرنا " یہ امر قابل غور ہے جن لوگوں کو خدا کی باریک در باریک مصلحتوں نے امیر بنایا ہوتا ہے ان کے مراتب کا لحاظ کرنا چاہیئے - بعض نادان کہتے ہیں ہم کیوں کسی کی خوشامد کریں - مگر جب خدا نے کسی کو خوشامد کے لئے بنایا تو بندے کی کیا ہستی کہ اس کی مخالفت کرے - ہمارے ضلع میں ایک صوفی چشتی تھے - حضرت شمس الدین کسی نے ان کی نسبت کہا کہ فقیر نہیں - میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ وہاں ڈپٹی یا تحصیلدار آتے ہیں - تو مرغ پکتا ہے اور ہمارے لئے دال - میں نے اُسے کہا کہ خدا تعالےٰ آپ کو گھر میں کیا دیتا ہے - کہا روکھی سوکھی روٹی - اور ان تحصیلداروں اور ڈپٹیوں کو کیا دیتا ہے - کہا گوشت و پلاؤ - تب میں نے اسے کہا کہ پھر حضرت خواجہ پر اعتراض کرنے سے پہلے خدا پر اعتراض کرو گے - کہ اس جناب میں لحاظ داری ہے ایک دفعہ ایک بڑا معزز قوم و عہدے کے اعتبار سے یہاں آیا - اور اس نے مجھے کہا کہ یہاں بڑی لحاظ داریاں چلتی ہیں - میں نے کہا کیونکر - کہا دیکھئے کل مولوی عبد الکریم صاحب کے لئے حضرت صاحب نے کھانے کے متعلق کس قدر تاکید فرمائی ہے - میں نے کہا پھر لحاظ داری کیا ہوئی لحاظ داری ہوتی تو آپ جو اُن سے باعتبار قوم و عہدہ معزز ہیں - آپ کے لئے کوئی خاص اہتمام ہوتا - اس طرح اُسے سمجھا کر میں نے پھر دکھایا کہ دیکھو گھاس پر ہم دونوں کا پاؤں پڑ رہا ہے - مگر اس بڑ کی چوٹی پر نہیں - خدا نے ایک کو بڑا بنا دیا ایک کو چھوٹا -

فرمایا:- معیت متشابہ ہے محکم نہیں - کیونکہ باعتبار ذات کے تو اللہ تعالےٰ فرعون ہامان کے ساتھ بھی ہے پھر ایک اور مقام ہے - جب حضرت موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا ہم پکڑے گئے تو حضرت بولے کلا ان معی ربی سیھدین - دیکھئے یہاں بنی اسرائیل کے ساتھ بھی معیت نہ رکھی -

فرمایا:- جو لوگ اچھے نہیں ہوتے وہ سلسلہ گفتگو میں ٹھیک نہیں چلتے - بات کرتے کرتے دوسری بات شروع کر دیتے ہیں - تاکہ اصل مطلب خبط ہو جائے -

فرمایا:- انیس سو سال سے حضرت عیسےٰ ان لوگوں کے زعم میں آسمان پر رہتے ہیں اور چند سالوں کے لئے یہاں آئے - تو اُن کا مستقر تو آسمان ہی ٹھہرا - حالانکہ خدا تعالےٰ فرماتے ہیں - ولکم فی الارض مُستقر

فرمایا:- خدا تمہیں نیک مجلس عطا کرے اور عاقبت اندیشی سے گفتگو کرنے کا طرز آ دے - لوگوں سے ان کے قدر کے مطابق بات کرو - حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ امرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ننزل الناس منازلھم جب کوئی بات کرنے والا بیہودگی کی راہ اختیار کرے تو تم ایسی تدبیر کرو کہ وہ بیہودگی چھوڑ دے -

۱۰ - اگست ۱۹۱۱ء

فرمایا:- کئی لوگ ایسے ہیں - کہ بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں - مگر خدا کا نام نہیں لیتے حضرت یوسف کے بھائیوں نے انا لفاعلون انا لہ لحافظون کہا - اور آخر اتنی مصیبتوں میں پڑے

فرمایا:- بدظنی انسان کو ہلاک کر دیتی ہے - اس بات کی تمیز کہ جو ظن میں نے کیا ہے بد ہے یا نیک یہ بھی خدا کے فضل پر موقوف ہے - اللہ تعالےٰ مومن کو ایک فراست بخشتا ہے - فرعون کو بدظنی نے ہلاک کیا - اس نے بدظنی کی کہ حضرت موسیٰ حکومت کے خواہشمند ہیں حالانکہ مجھ جیسا ایک اور ایک دو پر یقین ہے ایسا ہی اس بات پر کہ انبیاء اولیاء خلفاء - ایمہ کے دل میں قطعاً ریاست دولت حکومت کا خیال نہیں ہوتا - اور یہ بات چونکہ مجھ پر گذری ہے - اس لئے اُسے خوب سمجھتا ہوں - حضرت موسیٰ کو جناب الٰہی میں سے ارشاد ہوتا ہے کہ تم کو رسالت دی گئی فرعون کیطرف جاؤ - مگر آپ ہیں - کہ عرض کئے جاتے ہیں کہ میرا بھائی ہارون افصح منی لسانا - اگر قلب کے کسی گوشہ میں ذرا بھی نبی بننے کی خواہش ہوتی تو ایسا کبھی نہ فرماتے +

ضمیمہ اخبار بدر - مورخہ ۲۴ - اگست ۱۹۱۱ء - نمبر ۴۲ جلد ۱۰

اخبار بدر قادیان دارالامان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکز قادیان دارالامان سے ہر جمعرات کو بڑی آب و تاب سے نکلتا ہے ؛

۱ - کاغذ ڈسٹی - لکھوائی بہت اعلیٰ - چھپوائی بہت عمدہ -

۲ - حضرت امیر المؤمنین کی ڈائری (ہر روز جو کلام فرماتے ہیں) ہمارے اخبار درج ہوتی ہے - اور عصر کے وقت حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب جو درس دیتے ہیں وہ بھی نوٹ ہو ورق شائع کیا جاتا ہے گویا اس طرح بدر کا خریدار گھر بیٹھے دارالامان کے مہاجرین سا لطف اٹھا سکتا ہے -

(ب) حضرت خلیفۃ المسیح ؑ کے اہم مسائل پر اپنے قلم سے لکھے ہوئے یا زبان سے فرمائے ہوئے خطوط اور کلام کی نقل بھی چھاپ دی جاتی ہے -

۳ - آریہ - یسوعی - شیعہ تمام مخالف مذاہب کی تردید نہایت مدلل اور متانت کے ساتھ کی جاتی ہے -

۴ - اسلام کی خوبیاں اور احمدیت کی تائید میں مضامین چھپتے ہیں -

۵ - مقدس شاعری کا بھی حصہ ہے -

۶ - علمی - اخلاقی - قومی مضامین بعض اوقات بیرونجات کی انجمنوں کی رپورٹیں شائع ہوتی ہیں

بلا ضمیمہ درس قرآن مجید صرف عہ سالانہ قیمت ہے اور مع ضمیمہ درس جو تقریباً ہر ہفتہ دو ورق چھپتا ہے۔ للعہ سالانہ قیمت پیشگی ہے۔

جو صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طالب علم کی معرفت درخواست بھیجیں گے اور قیمت پیشگی روانہ کرینگے ان کو بلا ضمیمہ عہ سالانہ اور مع ضمیمہ ہے پر دیا جاویگا ۔

مفصلہ ذیل کتب کارخانہ بدر قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ سے مل سکتی ہیں

(نوٹ ۔ جن کتابوں پر نمبر لگے ہوئے ہیں انکی قیمت میں چوتھائی رعایت ہے عید الفطر تک)

(۱) ۲۴ پارے ۔ حضرت امیر المومنین کے درس سے لئے ہوئے نوٹ ۔ ے

(۲) سنت احمدیہ ۔ نماز روزہ کے متعلق تمام فقہی مسائل آیات و احادیث سے دلائل دیئے گئے ہیں ۔ ۴ر

(۳) معیار الصادقین ۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول ۔ مسیح موعود ؑ کے دعاوی کے ثبوت ۳ر

(۴) شہادۃ الفرقان ۔ ابراہیم سیالکوٹی کی شہادۃ القرآن حصہ اول کا جواب ۔ ۲ر

(۵) ظہور المسیح ۔ وفات مسیح کا ثبوت ۔ تمام مخالف کتابوں کے جواب میں ۔ آیۃ استخلاف کی عجیب و غریب تفسیر ۶ر

(۶) عقائد احمدیہ ۔ وہ عقائد جنہیں ہم احمدی دوسرے غیر احمدی مسلمانوں سے متمایز ہیں مدلل بآیات و احادیث ۲ر

(۷) احسن القصص ۔ سورہ یوسف کا ترجمہ و تفسیر قابل دید بطور نمونہ ۲ر

(۸) الاستخلاف ۔ آیات قرآنی سے شیعہ کے تمام اعتراضوں کا دندان شکن جواب ہے ۔ ۳ر

مجموعہ فتاوی احمدیہ ۔ حضرت اقدس ؑ نے اپنی زندگی میں جن مسائل پر فتوے دیئے وہ تمام یکجا جمع کئے گئے ہیں جلد

(۹) **کشف الاسرار** - مسیح ابن مریم کے کشمیر میں مدفون ہونے کے عقلی و نقلی ثبوت ۲ر

کتاب الصیام - روزوں کے متعلق تمام احکام اور ان کی فلاسفی ار

(۱۰) **مجموعۂ درثمین مجلد** - یعنی حضرت اقدسؑ کی تمام اردو فارسی نظموں کا مجموعہ ۹ر اردو بے جلد ۳ر مجلد ۴ر

فارسی بے جلد ۵ر مجلد ۶ر

(۱۱) **براہین احمدیہ ہر چہار جلد مکمل** - بجائے چھ روپے صرف دو روپے۔ (عہ)

مباحثہ رامپوری - مولانا محمد احسن صاحب کی تقریر وفات مسیح پر رامپور میں - ۲ر

(۱۲) **سر الشہادتین** - مولانا عبد اللطیف شہید کے واقعات کی پیشگوئی سورۂ یٰسین سے - ار

عصمت انبیاء - ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان لوگ انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے تھے۔

غلامی - غلامی کے متعلق تمام اعتراضات کے جواب اور فیصلہ کن بحث۔

ضرورت زمانہ - ان تمام اعتراضوں کا جواب جو آجکل اسلام پر کئے جاتے ہیں مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان ۸ر

فتح الدین - پنجابی نظم - وفات مسیح کے ثبوت میں مع حوالجات - ۲ر

البرہان الصریح - مسیح موعودؑ کی صداقت میں مع حوالجات - ۱ر

معرکہ مسیحیہ دعویٰ احمدی - سلسلہ کی صداقت میں پنجابی نظم - ار

فرزند علی - ابراہیم سیالکوٹی کے اعتراضوں کے جواب میں - ۳ر

رویائے صالحہ - ان نشانات کا ذکر جو مسیح کے وجود با جود کے لئے ظہور میں ۴ر

شہادت آسمانی حصہ اوّل - کلمہ فضل رحمانی ایک شدید مخالف کا جواب ۷ر

السّر المکتوم - تورات وانجیل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت مین - ۵ر

شری نہہ کلنک اوتار - حضرت اقدسؑ کے کرشن اوتار ہونے کا ثبوت - ہندو کتابون سے - قیمت ۸ر

کرشن لیلا - ایک ہندی نظم - لیکھرام کی ہلاکت - کرشن اُتار کی صداقت - ار

صحیفہ آصفیہ - نظام حیدر آباد دکن کو تبلیغ - ۲ر

چولہ گورو نانک صاحب - باوا نانک علیہ الرحمۃ کے مُسلمان ہونے کا ثبوت - ار لیکچر مہر سنگھ ۲ر

ٹریکٹ خادم حسین - جس مین ثابت کیا گیا کہ شیعہ ہی قاتل حسین ہین - ۳ر

القول الصحیح - اُردو نظم سلسلہ کی تائید مین - ار

(۱۳) مبادی الصرف - مصنّفہ علامہ نور الدین صرف سکھانے کے لئے - ۲ر

نوٹ - جن کتابوں پر نمبر ا تا ۱۳ لگے ہوئے ہین ان کی قیمت میں عید الفطر تک ایک چوتھائی رعایت کیجائیگی -

ہمارا مذہب

ابن مریمؑ مر گیا حق کی قسم   داخلِ جنت ہوا وہ محترم
مارتا ہے اس کو فرقاں سر بسر   اس کے مر جانے کی دیتا ہے خبر
ہم تو رکھتے ہین مُسلمانوں کا دین   دل سے ہین خُدام ختم المرسلینؐ
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہین   خاکِ راہِ احمدؐ مختار ہین
سارے حکموں پر ہمین ایمان ہے   عاشق ہوا [illegible] قربان ہے
تم ہمین دیتے ہو کافر کا خطاب   کیون نہین لوگو! تمہین خوفِ عتاب

مسیح موعود

(بدر پریس قادیان)

حضرت مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن مجید سے نوٹ

پارہ اٹھائیسواں ۲۸

رکوع نمبر ۱۲

سورۃ الجمعہ رکوع ۲

۶۔ اگست سنہ ۱۹۱۱ء

ذکر اللہ ۔ قرآن مجید یہ لفظ ایک تو قرآن شریف پر بولا گیا ہے اس لئے اس سے بعض نے مراد خطبہ لیا ہے اور چونکہ خطبہ ذریعہ ہے یاد الٰہی کا اور نصیحت ہے۔ اس لئے بھی اسے ذکر اللہ فرمایا ۔ صلوٰۃ پر بولا جاتا ہے۔

فاسعوا ۔ اس سے وجوب جمعہ کا فقہاء نے استدلال کیا ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ چونکہ دو شرطین نہین پائی جاتین اس لئے ان بلاد مین جمعہ نہیں پڑھنا چاہیئے۔ اوّل شہر نہین اور مصر وہ ہے جس مین قاضی تنفیذ احکام اور اقامت حدود بموجب شرع اسلام کرتا ہو۔ دوم ۔ سلطان مسلم ہو اور بعض کہتے ہین پڑھ لین مگر احتیاطی بھی ساتھ پڑھ لین یہ غلط بات ہے کیونکہ امیر مسلم تو رفع فساد کے لئے ہے۔ اور آجکل فساد نہین ہوتا ۔ دوم ۔ امیر ایک ہو گا اور وہ سب مسجدون مین بنفسِ نفیس نہین جائے گا۔ مصر کی تعریف تو فقہاء نے اس وقت کے حالات کے مطابق لکھ دی اب یہ ضروری نہین کہ اگر وہ شان نہ پائی جائے ۔ تو شہر ہی نہ رہے۔ مثلاً دلّی اسلامی حکومت کے وقت تو مصر تھی ۔ اور اب نہین ۔ یہ مضحکہ خیز بات ہے۔

پھر فقہاء معتبر نے جو کچھ لکھا ہے ۔ اس سے جمعہ کی فرضیت ان بلاد مین ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ شامی مین ہے امام ہو (ولو متغلبا) اگرچہ متغلب ہو اور اسی کتاب کے دوسرے مقام پر لکھا ہے۔ کہ امام چار شرائط کے ساتھ ہو گا (۱) مرد ہو۔ عقلمند (۲) جوان ہو (۳) آزاد ہو (۴) مسلمان ہو۔ متغلب وہ ہو جس مین یہ شرطین یا ایک دو نہ پائی جاوین ۔ جس سے سُلطان کافر کی حکومت مین بھی جمعہ فرض ثابت ہے۔

مصر کی تعریف امام محمدؒ نے کی ہے جس پر فتوے ہے ۔ مالایسع اکبر مساجدہ اھلہ ۔ شہر وہ ہے کہ اس کی بڑی مسجد مین تمام نمازی نہ آ سکین ۔ نمازی سے مراد وہ جن پر نماز فرض ہے ۔ شامی نے یہ بھی لکھا ہے کہ اکبر مساجدہ سے نکلتا ہے ۔ کہ اس مقام مین تین مسجدین ہون ۔ پر مسجد مین کوٹھڑے وغیرہ جو نماز کے لئے مخصوص ہوتے ہین وہ بھی شامل ہین اور اُس کو

کوئی گا دن خالی نہین۔

وذروا البیع ۔ بیع تو ہر مقام پر ہوتی ہے ۔ پھر بیع جمعہ مین آنے سے ایک دفعہ مانع ہوئی ۔ تو اس کا ذکر فرمادیا ۔ مطلب تو مطلق اشتغال ہے ۔ جسمین سے ایک امر کا جو زیادہ تر مانع ہوا ۔ ذکر آگیا۔

یہان سورۃ الجمعہ کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورۃ المنافقون رکوع ۱ پارہ ۲۸ رکوع ۱۳

۷۔ اگست سنہ ۱۹۱۱ء

فصدّوا عن سبیل اللہ ۔ اسلامی لباس مین رہتے ۔ اور نو واردون کو افترا آمیز باتین سُنا سُنا کر گمراہ کر دیتے۔

بانّھم اٰمنوا ثم کفروا ۔ ایمان پہلے اجمالی حالت مین ہوتا ہے ۔ مومن تو دن بدن ایمان مین بڑھتا ہے اور آنے والی تکلیفون اور مصیبتون مین ثابت قدم رہتا ہے ۔ مگر منافق کو جب کوئی ابتلا پیش آتا ہے تو ایمان مین گھٹتا ہے ۔ گھٹتے گھٹتے کفر تک نوبت پہونچتی ہے ۔ پارہ اوّل رکوع ۲، ۳ مین اس کی تفسیر ہے کانّھم خشبٌ مّسنّدۃ ۔ یہ منافق کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے فرمایا ۔ کہ وہ اپنی ذات مین کچھ بھی نہین بلکہ دوسرون کے سہارے پر ہوتا ہے۔

یحسبون کل صیحۃٍ علیھم ۔ ہر آواز کو اپنے مضر ہی سمجھتے ہین ۔ مثلاً جنگ کا آوازہ اُٹھا تو یہ سمجھے کہ بس اب ہم مارے گئے ایسا ہی کافر یا مومن جب کوئی بات کر رہے ہون تو منافق یہی سمجھتا ہے ۔ کہ شاید میرا کوئی راز فاش ہو گیا۔

قاتلھم اللہ ۔ عربی زبان مین یہ لعنت کے مقام پر استعمال ہوتا ہے۔

پارہ ۲۸ رکوع ۱۴ ۔ سورۃ المنافقون رکوع ۲

۹۔ اگست سنہ ۱۹۱۱ء

منافقون کے ذکر کے بعد مومنون کو متنبہ کرنا مقصود ہے اور یہ جتانا کہ اگر تم بھی مال و دولت کے لئے خدا تعالےٰ کو بھول جاؤ گے تو رفتہ رفتہ منافق بن جاؤ گے کیونکہ منافق بھی اسی حُبّ دنیا اور دین کو دنیا پر مُقدّم نہ کرنے کی وجہ سے منافق ہے۔

ذکر اللہ ۔ ہر موقعہ و محل کے مناسب جو حکم الٰہی ہے اس کو یاد رکھے ۔ یہ یاد الٰہی

ایسی چیز ہے کہ سب بدیون سے بچالیتی ہے۔ کیونکہ ایسا انسان ہر قول و فعل حرکت سکون سے پہلے سوچ لیگا کہ آیا یہ حکم اللہ و سُنّت نبوی کے مطابق ہے یا نہین

وانفقوا من ما رزقنٰکم۔ یہ عمل ثبوت ہے اس بات کا کہ مین منافق نہین ہون۔ کیونکہ اس سے مومن ثابت کر دیتا ہے کہ وہ خدا کے مقابلہ مین اپنے مال سے محبت نہین رکھتا۔ اور اس چیز کو جو دنیا مین محبوب سمجھی جاتی ہے۔ اس محبوب حقیقی کے لئے چھوڑنے پر آمادہ ہے

من قبل ان یاتی احدکم الموت۔ مال کوئی ایسی چیز نہین جو ہمیشہ انسان کے ساتھ رہے بلکہ آخر ایک دن چھوڑنا پڑے گا۔ پس بجائے اس کے کہ کوئی زبردست ہاتھ چھڑائے تم خود ہی اللہ کے لئے اسے چھوڑ دو تا دوہرا فائدہ حاصل کرو۔ دوم یہ سمجھانا کہ مال کوئی موت سے بچا نہین سکتا۔

سُورہ المنافقون کے نوٹ ختم ہوئی

آغاز سُورۂ تغابن رکوع ۱ پارہ ۲۸ رکوع ۱۵

۱۰۔ اگست سنہ ۱۹۱۱ء

ھو الّذی خلقکم فمنکم کافر۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین نے تو تمہین اپنی عبادت و حمد کے لئے پیدا کیا تھا مگر تم مین سے بعض کفر اختیار کرنیوالے ہین۔

فاحسن صورکم۔ محض صورۃ دیکھنے سے پتہ لگ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہے۔ جو علیم و حکیم ہے کسی کا چہرہ دوسرے سے نہین ملتا۔ کتنا بڑا اصل نع ہے۔ پھر ایک دوسرے کی صورت دیکھ کر تم ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہو۔ تو کیا ان صورتون کا بنانے والا بما تعملون بصیر اور تمہارے ظاہر و پوشیدہ حالات و خیالات کا عالم نہین ہو سکتا بلکہ وہ تو ما فی السموات و الارض کو بھی جانتا ہے اور اسی لئے علیم بذات الصدور ہے۔

سُورۂ تغابن رکوع ۲ پارہ ۲۸ رکوع ۱۶

۱۲۔ اگست سنہ ۱۹۱۱ء

من یؤمن باللہ۔ اس کے یہ معنے نہین کہ صرف اللہ کی ہستی کو مان لیتے ہین بلکہ یہ اللہ کے احکام تسلیم کرتے ہین۔ ایک مقام پر آتا ہے۔ یؤمنون بالجبت والطاغوت۔ تو اب اس کے یہ معنے نہین کہ شیطان کی ہستی پر ایمان لاتے ہین کیونکہ شیطان کی ہستی تو مومن بھی مانتے ہین۔

الٰہ۔ معبود۔ متصرف۔ ملجا و ماوٰی

من ازواجکم۔ بیوی ہو یا دوست۔ جو نیکی کا مانع ہو وہ دشمن ہی ہے۔

فتنۃ۔ کمزوریون سے پاک صاف کر کے کندن بنانے والی۔ چھپے اوصاف ظاہر کرنے والے۔

واسمعوا۔ قبول کرو۔

شُحّ۔ اس مین دو چیزین ملحوظ ہین۔ یعنے بُخل جس کے ساتھ حرص بھی ہو

تقرضوا اللہ۔ ہر لفظ کے معنے متکلم کی شان کے مطابق کئے جاتے ہین۔ مثلاً غضب کہتے ہین۔ ثوران دم القلب لِلا نتقال۔ مگر غضب اللہ مین یہ معنے نہ لئے جائین گے۔ اسی طرح قرض کے معنے انسانی حالات کے اعتبار سے جو لئے جاتے ہین وہ خدا کے واسطے نہین لئے جائین گے کیونکہ واللہ الغنی وانتم الفقراء دوسرے مقام پر آچکا۔ پس اضافات کو چھوڑ کر جو معنے رہ جائین وہ مُراد ہونگے۔ اپنے مال کا حصہ کاٹ کر دینا۔

شکور۔ قدر دان۔

سُورۂ تغابن کے نوٹ ختم ہوئی

آغاز سُورۂ الطّلاق رکوع ۱ پارہ ۲۸ رکوع ۱۷

۱۳۔ اگست سنہ ۱۹۱۱ء

فطلّقوھُنّ لعدّتھنّ۔ عدّت گذر جائے تو پھر رجوع کا اختیار نہین وہ عورت جدا ہو جائے گی۔ ہان دوٗ طلاق تک نکاح نئے سرے سے پڑھا سکتا ہے اور تیسری کے بعد نہ رجوع کر سکتا ہے نہ نکاح۔ ہان دوسرا شوہر خود بخود طلاق دے تو پہلے کے لئے جائز ہے۔

سُنّت طریق یہ ہے کہ تین طلاقین تین مختلف طہرون مین دو۔ ل ابتدأ کے لئے ہے۔ یعنے عدّت کے اندر اندر طلاق دے لو۔

سُورۂ الطّلاق رکوع ۱ پارہ ۲۸ رکوع ۱۷

(۱۴۔ اگست سنہ ۱۹۱۱ء)

فقد ظلم نفسہ۔ اللہ کی حدود سے بڑھنا بظاہر کسی نفع یا آرام کے خیال سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسا شخص اپنی جان پر مُصیبت ڈالتا ہے۔

فامسکوھن۔ رجوع ضرر کے لئے نہ ہو۔

فارقوھن بمعروفٍ۔ اہل حدیث کے ایک گروہ کا یہ مذہب ہے کہ جو لوگ اپنی بیبیون کو کالمعلقہ رکھتے ہین۔ نان و نفقہ نہین دیتے۔ گھر و نہین نہین بساتے انہین قاضی تفریق کر دے

یوعظ بہٖ۔ وعظ اسی کے لئے مؤثر ہو گا جس کا اللہ پر ایمان ہو اور وہ جانے کہ اللہ علیم بذات الصدور ہے پھر جزا و سزا کے یوم پر ایمان ہو تا کہ گناہون کے کرنے سے خوف اور نیکیون پر اجر کا یقین ہو۔

و یرزقہ۔ بیوی کو محض اس خیال سے طلاق کر